از عدالت عظمی

یونین آف انڈیا

بنام

یو۔ ڈی۔ دویدی وغیرہ

3 دسمبر 1996

[کلدیپ سنگھ اور ایس سی سین، جسٹس]

آئین ہند 1950 – آرٹیکل 319 (سی) – دائرہ کار – U.P.S.C کے سابق رکن – معاہدے کی بنیاد پر دیگر ملازمت میں تقرری – منعقد، کسی بھی دوسری ملازمت پر پابندی میں معاہدہ کے ذریعے تقرری بھی شامل ہوگی۔

جواب دہندہ، ڈیفنس ریسرچ اور ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن [ڈی آر ڈی او] کے ایک سائنسدان، کی ترقی کے لیے ریکروٹمنٹ اور اسسمنٹ سینٹر [آر اے سی] نے ایس کی صدارت میں تشخیص کی جو U.P.S.C کے سابق رکن تھے۔

مدعا علیہ نے انتظامی ٹریبونل کے سامنے اس تشخیص کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ آر اے سی کو غیر آئینی انداز میں قائم کیا گیا تھا، کیونکہ U.P.S.C کے سابق رکن کو آئین کے آرٹیکل 319 [سی] کے مطابق یو او آئی اور ریاستی حکومت کے تحت کوئی ملازمت کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ ٹریبونل نے مدعا علیہ دلیل کو برقرار رکھتے ہوئے تشخیص کو کالعدم قرار دیا۔

اس عدالت میں اپیل میں، درخواست گزار نے دعوی کیا کہ ایس مرکزی حکومت کی ملازمت میں نہیں تھا بلکہ اسے معاہدے کی بنیاد پر مشیر کے طور پر ملازمت دی گئی تھی۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: آرٹیکل 319 کی شق [سی] "کسی بھی دوسرے روزگار" کو روکتی ہے جس میں حکومت بھارت یا ریاستی حکومت کے تحت معاہدے کے ذریعے ملازمت بھی شامل ہوگی۔ یہ آئینی فرمان ہے۔ ایس کو کنٹریکٹ دے کر آئینی فرمان سے بچا نہیں جا سکتا نہ کہ درخواست براہ ملازمت دے کر۔ لہذا، یونین پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین یا اسٹیٹ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کے عہدے کے علاوہ، وہ حکومت انڈیا یا ریاستی حکومت کے تحت کسی بھی دوسری صلاحیت میں ملازمت کے لیے نااہل تھے۔ [502 – ای – جی]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 15344 آف 1996 وغیرہ۔

1990 کے اوائے نمبر 2738 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹوٹربیونل کے مورخہ 17.8.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے محترمہ سشما سوری کے لیے این این گوسوامی، ایس این ترڈول اور مسز انیل کٹیار

جواب دہندگان کے لیے این ایس بشٹ اور امیش مشرا (این پی)

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

سین، جسٹس۔ رخصت دی گئی۔

یوڈی دویدی 1974 میں ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) میں ملازم تھے اور یکم جولائی 1983 سے سالڈ اسٹیٹ فزکس لیبارٹری، تیمار پور، دہلی میں روپے 2200—4000، گزٹیڈ گروپ اے، ڈی آر ڈی ایس سروس کے تنخواہ میں سائنٹسٹ بی کے طور پر کام کر رہے تھے۔ وہ ڈاکٹر اے کے سریدھر، ڈائریکٹر، سالڈ اسٹیٹ فزکس لیبارٹری، تیمار پور، دہلی کے ماتحت کام کر رہے تھے۔ ڈو ویدی کا اندازہ ریکروٹمنٹ اینڈ اسسمنٹ سینٹر (آر اے سی)، تیمار پور میں اسسمنٹ بورڈ نے جولائی 1983 سے جون 1988 تک کی سروس مدت کے لیے ڈی آر ڈی ایس میں روپے 3000— 4500 کے پے اسکیل میں سائنٹسٹ سی کے عہدے پر ترقی کے لیے 1.2.89 پر کیا تھا۔ اس تشخیص کو تشخیص کا سال 1988 کہا جاتا ہے۔ تشخیص کا نتیجہ مئی 1989 میں اعلان کیا گیا تھا اور دویدی کو تشخیص میں کامیاب قرار نہیں دیا گیا تھا۔

دویدی نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹوٹربیونل، نئی دہلی کی پرنسپل بنچ کے سامنے سال 1988 کی تشخیص کو چیلنج کیا۔ چیلنج کی بنیاد یہ تھی کہ تشخیص کرنے والی آر اے سی کو غیر آئینی انداز میں قائم کیا گیا تھا کیونکہ پوری تشخیص ایک پروفیسر ایس سمپت کی صدارت میں کی گئی تھی۔ پروفیسر سمپت، یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کے سابق رکن ہونے کے ناطے، آئین ہند کے آرٹیکل 319 (سی) کے مطابق یونین آف انڈیا یا ریاستی حکومت کے تحت کوئی ملازمت کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ ٹربیونل نے دویدی دلیل کو برقرار رکھا اور فیصلہ دیا کہ پروفیسر سمپت کی صدارت میں کی گئی تشخیص کالعدم ہے۔ یونین آف بھارت ٹربیونل کے حکم کے خلاف اپیل میں آئی ہے۔

ڈائریکٹر جنرل، ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن، وزارت دفاع کی طرف سے یہ بنیاد رکھی گئی ہے کہ جی ایس آر— 512 کے اجرا سے پہلے، ڈی آر ڈی او کے تحت سائنسی اور تکنیکی عہدوں پر ترقی اور بھرتی یو پی ایس سی کے دائرہ کار میں تھی اور مذکورہ جی ایس آر کے اجرا سے پہلے سائنسدانوں کی ترقی کے لیے تمام تشخیصی بورڈ یو پی ایس سی کے ذریعے منعقد کیے گئے تھے۔ تاہم، ان عہدوں پر تقرری اور ترقی کو مذکورہ جی ایس آر نے یو پی ایس سی کے دائرہ کار سے خارج کر دیا تھا۔ لہذا، سائنسی اور تکنیکی عہدوں پر بھرتی اور سائنسدانوں کو اعلی عہدوں پر ترقی دینے کے لیے امیدواروں کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل کردہ اسسمنٹ بورڈ کو سیکرٹری خدمات فراہم کرنے کے لیے ڈی آر ڈی او ہیڈ کوارٹر میں ایک ڈائریکٹر کی سربراہی میں بھرتی اور تشخیص مرکز تشکیل دیا گیا تھا۔ ڈی آر ڈی ایس کے سائنسدانوں کو اعلی

درجات پر ترقی دینے کے لیے تشخیصی ایک تشخیصی بورڈ کے ذریعے کی گئی تھی جس میں حکومت کی طرف سے نامزد ایک چیئرمین، اراکین کے طور پر نامزد مناسب حیثیت کے دو محکمہ جاتی افسران اور حکومت کی طرف سے نامزد دو بیرونی ماہرین شامل تھے۔ یہ دعوی کیا گیا کہ ڈی آر ڈی او کے تحت بھرتی اور تشخیص مرکز کے چیئرمین پروفیسر سمپت مرکزی حکومت کی ملازمت میں نہیں تھے اور حکومت کے تحت کوئی ملازمت نہیں رکھتے تھے۔ وہ سائنسدانوں اور انجینئروں کی بھرتی اور تشخیص کے معاملات پر ڈی آر ڈی او کو مشورہ دینے کے لیے معاہدے کی بنیاد پر ایک کل وقتی غیر سرکاری مشیر تھے۔ انہوں نے ڈی آر ڈی او کے تحت سائنسی اور تکنیکی عہدوں پر بھرتی کے مقصد سے تشکیل کردہ اسسمنٹ بورڈ کے چیئرمین کے طور پر کام کیا۔ اس لیے آر اے سی کے ذریعے کی گئی تشخیص کی بنیاد پر ڈی آر ڈی ایس کے سائنسدانوں کو اعلی درجات میں ترقی دینا درست تھا۔ ایک نقطہ یہ بھی لیا گیا کہ ٹریبونل میں آنے سے پہلے قانونی علاج ختم نہیں ہوئے تھے۔

فریقین کو سننے کے بعد، ہمارا خیال ہے کہ ٹریبونل اس معاملے میں ایک صحیح فیصلے پر پہنچا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ تشخیص کا پورا عمل قانون کے لحاظ سے خراب تھا، اور اس لیے اسے منسوخ کرنا پڑا۔

آئین کا آرٹیکل 319 درج ذیل ہے:-

"319. کمیشن کے اراکین کے ذریعے ایسے اراکین کے عہدے پر فائز ہونے پر پابندی۔ عہدہ سنبھالنا چھوڑنے پر،

(a) یونین پبلک سروس کمیشن کا چیئرمین حکومت بھارت کے تحت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت مزید ملازمت کے لیے نااہل ہوگا۔

(b) ریاستی پبلک سروس کمیشن کا چیئرمین یونین پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین یا کسی دوسرے رکن یا کسی دوسرے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کے طور پر تقرری کا اہل ہوگا، لیکن حکومت انڈیا کے تحت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے نہیں۔

(c) یونین پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کے علاوہ کوئی اور رکن یونین پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین یا اسٹیٹ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کے طور پر تقرری کا اہل ہوگا، لیکن حکومت بھارت کے تحت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی اور ملازمت کے لیے نہیں۔

(d) ریاستی پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کے علاوہ کوئی رکن چیئرمین مین یا یونین پبلک سروس کمیشن کے کسی دوسرے رکن کے طور پر یا اس یا کسی دوسرے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کے طور پر تقرری کا اہل ہوگا، لیکن حکومت انڈیا کے تحت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی اور ملازمت کے لیے نہیں۔

آرٹیکل 319 کی شق (سی) حکومت بھارت کے تحت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی بھی ملازمت کے انعقاد سے منع کرتی ہے جو یونین پبلک سروس کمیشن کا رکن رہا ہو، سوائے یونین پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین یا اسٹیٹ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین

کے۔اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ پروفیسر سمپت یونین پبلک سروس کمیشن کے رکن تھے۔لہذا، یونین پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین یا اسٹیٹ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کے عہدے کے علاوہ، وہ حکومت انڈیا یا ریاستی حکومت کے تحت کسی بھی دوسری صلاحیت میں ملازمت کے لیے نااہل تھا۔یہ آئینی فرمان ہے۔اس مقصد کے لیے ملازمت کسی معاہدے کے تحت منعقد کی گئی تھی یا دوسری صورت میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اس معاملے کی حقیقت یہ ہے کہ پروفیسر سمپت بھرتی اور تشخیص مرکز میں تشخیص بورڈ کے چیئرمین کے طور پر ملازم تھے۔پروفیسر کو کنٹریکٹ دے کر آئینی مینڈیٹ سے بچا نہیں جا سکتا نہ کہ درخواست براہ ملازمت دے کر۔آرٹیکل 319 کی شق (سی) " کسی بھی دوسرے روزگار" کو روکتی ہے جس میں حکومت انڈیا یا ریاستی حکومت کے تحت معاہدے کے ذریعے ملازمت بھی شامل ہوگی۔

معاملے کے اس تناظر میں، اپیل کو ناکام ہونا چاہیے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

دیوانی اپیل نمبر 15345 آف 1996

(1992 کے ایس۔ایل۔پی (سی) نمبر 9793 سے نکلنا)

اجازت دی گئی۔

1996 کے دیوانی اپیل نمبر 15344 (1992 کے ایس ایل پی (سی) نمبر 1477 کو اٹھاتے ہوئے) میں ہمارے فیصلے کے پیش نظر، یہ اپیل بھی مسترد کر دی گئی ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

کے۔کے۔ٹی

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document